تلخیص و ترجمہ

مصر کی صنعتی ترقی

محمد علی پاشا سے شاہ فاروق تک

محمد علی پاشا کے عہد تک مصر کے ارباب حکومت کا یہ خیال رہا کہ مصر ایک زراعتی ملک ہے وہ دوسرے ملکوں کا صنعتی مقابلہ، ماہرین فن کی قلت اور کوئلہ وغیرہ کی کمی کی وجہ سے نہیں کرسکتا ہے محمد علی پاشا کی غیر معمولی قابلیت اور انتھک کوششوں نے اس خیال کی تردید کردی آپ نے ملک کے ذرائع آمدنی کو بڑھایا، صنعت وحرفت کو ترقی دی اور اس کا دائرہ عمل ممالک غیر تک وسیع کردیا۔

محمد علی پاشا نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ زراعت کی طرف توجہ کی، کاشتکاروں کو خاص مراعات دیں اور ان سے بے کار پڑی ہوئی زمینوں پر کاشت کرائی، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۲۱ء میں قریباً ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین پر کاشت ہونے لگی، اس میں ذرائع آبپاشی مثلاً نہروں کا کاٹنا، پلوں اور گھاٹوں کا بنانا، اور آبپاشی کی دوسری سہولتوں کے بہیا ہوجانے کی وجہ سے برابر اضافہ ہوتا رہا، اور قریب چالیس لاکھ ایکڑ زمین پر مختلف قسم کی کاشت ہونی شروع ہوگئی، ان میں امریکن کپاس، پوست، آلو، ٹماٹر کی کاشت خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

پیداوار کی کثرت کے باعث جب آمدنی وسیع ہوئی تو اس کو خرچ کرنے کیلئے محمد علی پاشا نے تجارت کا دائرہ وسیع کرنیکا ارادہ کیا اور اس مقصد کیلئے انھوں نے بولاق میں تجارتی جہازوں کا ایک کارخانہ قائم کیا اور اسکندریہ کو دنیا کے ہر حصہ کی درآمد و برآمد کے لئے بندرگاہ بنایا۔ یہ ۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۷ء کے درمیان کے واقعات ہیں۔

اور صرف یہی نہیں بلکہ محمد علی پاشا کی حکومت نے ملکی پیداوار پر اپنا تصرف بھی قائم کیا یعنی وہ اپنے ملک کا ذخیرہ مناسب وقت پر فروخت کرنے کیلئے محفوظ رکھ لیتی تھی اور براہِ راست شام اور یورپ کے تاجروں کے ہاتھ فروخت کرتی تھی، اس شعبہ میں حکومت کی آمدنی ۱۸۳۳ء میں ۷۵۰و۸۷۷و۶۲ فرانک[1] تھی اور خرچ ۵۰۰و۹۵۱و۴۹ فرانک تھا۔

محمد علی پاشا نے صنعت و حرفت کو بھی فروغ دیا اور اس سلسلہ میں روئی دھننے اور سوت بٹنے، ترکی ٹوپیاں بنانے، چاندی کے ورق تیار کرنے، سوت کاتنے، ریشمی اور سوتی کپڑے بنانے اور صابون قسم قسم کے ہتھیار اور اسلحہ، توپوں اور گولوں کے اور کاغذ سازی کے کارخانے تعمیر کرائے۔ ان کارخانوں کی وجہ سے حکومت کی آمدنی ۱۸۴۲ء کے خاتمہ سے قبل ۱۷ کی نسبت سے ۳۰ ہوگئی تھی۔

اس عہد کے بعد ترقی معکوس ہونا شروع ہوئی اور سیاسی مدوجزر اور اتفاقی حادثات کی لپیٹ میں صنعت و حرفت بھی آگئی، اس سیاسی بحران کے دور میں اس کی حالت بہت گر گئی تھی اور غیر ملکی اشیاء کی درآمد کا روکنا اس کے امکان سے خارج تھا۔

جنگِ عظیم از ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء کے بعد صنعت و حرفت کا یہ جمود ختم ہوا اور اسے پھر ابھرنے کا موقع ملا، چند محبانِ وطن مصر کی صنعت و حرفت کو ترقی اور اسے فروغ دینے کیلئے اٹھے اور اس غرض سے ۱۹۲۰ء میں ایک بینک مشترکہ سرمایہ سے قائم کیا، یہ مصر کا سب سے پہلا بینک تھا، اس بینک نے مستقبل میں امید کی جھلک دکھائی، ملک طول و عرض نے اس کا خیر مقدم کیا اور بڑی تعداد میں اپنے ملک کی صنعت کو ترقی دینے کے جذبہ کے ماتحت لوگ اس کے حصہ دار بن گئے، اس بینک کے مشترکہ سرمایہ سے برف، قالین، چینی اور کانچ کے ظروف، مشینری آلات اور دیگر اشیاء کے کارخانے قائم کئے گئے، ان کارخانوں نے مصر کی صنعت و حرفت میں ایک انقلاب پیدا کردیا اور یہ غلط فہمی دور کردی کہ مصر میں صنعت و حرفت کی ترقی کی صلاحیت نہیں ہے۔

---

[1] ایک فرنچ سکہ جو دس آنہ کے مساوی ہوتا ہے۔

مصر میں کثرت سے ایسی خام اشیار پیدا ہوتی ہیں جو مختلف صنعتوں کے کام آتی ہیں ان میں سے خصوصیت کیساتھ قابلِ ذکر روئی اور اُون کی پیداوار ہے جس طرح ہر صنعت کی ترقی میں کسی قوتِ محرکہ کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ اسی طرح اس صنعتی ترقی میں اس بات کو دخل ہے کہ ۱۹۲۶ء میں دیرِ عزب سے فیوم میں جو پانی اتر کر گرتا تھا اس سے بجلی بنائی جانے لگی تھی۔ اگر دیرِ عزب کا ذخیرۂ آب کبھی کم ہوگیا تو سوّان میں اتنا ذخیرہ موجود ہے کہ اس کی ترقی کی جاسکے۔

مصر کو وقتاً فوقتاً ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑتا رہا ہے جن کا اثر اس کی منڈیوں پر بہت زیادہ پڑتا ہے اور ان کے باعث اشیار کی قیمتیں گرتی اور بڑھتی رہتی ہیں۔ بھاؤ کے اس اتار چڑھاؤ کے مختلف اسباب ہیں ان میں خاص طور پر قابلِ ذکر امریکن روئی کا بہت زیادہ مہنگا پن ہے جس کا اثر تمام دنیا کی روئی کی قیمتوں پر پڑتا ہے اس کے علاوہ مختلف حکومتوں کی لڑائیاں اندرونی بغاوتیں اور کارخانوں کی ہڑتالیں وغیرہ اس گرانی کا سبب ہیں یہاں یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ مصر میں روئی کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور دنیا کو اس کا اعتراف ہے کہ مصر کی روئی کا مقابلہ بہتر اور ریشہ کے مضبوط ہونے میں کسی ملک کی روئی نہیں کرسکتی ہے اسی لئے دنیا کی منڈیوں میں سب سے زیادہ مصر کی روئی کی مانگ ہے۔

روئی کی تجارت کے علاوہ مصر کی قالینوں وغیرہ کی صنعت ضرب المثل ہے، وہاں شکر، مچھلی کے تیل، سیپ کے بٹن وغیرہ بنانے اور زراعت کی مختلف صنعتیں ہوتی ہیں اور کثرت سے برف، دودھ مکھن، بنولوں، تلوں اور السی کے تیل، سگار، فرنیچر اور سامانِ روشنی کانچ کے برتن، بٹن، ایلومونیم کی چیزیں، چمڑے، صابون، سیمنٹ، مٹی کے برتن، موم بتیاں، چٹائیاں اور بوریے بنانے کے کارخانے موجود ہیں۔ فلسازی کی صنعت میں مصر دنیا کے کسی ملک سے پیچھے نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں خصوصیت کے ساتھ مصر کے کلاتھ مل کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے، یہ مل مشترکہ سرمایہ سے چل رہا ہے اور اس کا تعلق مصر کے بینک سے ہے، بینک نے اس مل کے علاوہ اور بہت سے کارخانے بھی جاری کر رکھے ہیں۔ یہ مل ایکسو پچیس ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا ہے اور کسی شہر کا ایک اچھا خاصہ بڑا محلہ معلوم ہوتا ہے، اس میں پچیس ہزار

مزدور کام کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ سینکڑوں اور ملازم بھی ہیں۔ اس مل میں دو ہزار قنطار[۱] روئی روزانہ کام آتی ہے اور تین ہزار گز کپڑا، اور پچاس ٹن سوت تیار ہوتا ہے۔ اس مل کے علاوہ مصر میں اونی کپڑا، مچھر دانیاں اور موزے بنیان وغیرہ بنانے کے کارخانے کثرت سے موجود ہیں۔ موجودہ زمانے میں ان کارخانوں نے تمام ملکی ضروریات کو پورا کر دیا ہے۔ اس بنا پر غیر ملکی اشیاء کی درآمد بہت کم ہو گئی ہے۔

ان صنعتوں کے ماسوا اور بہت سی عمدہ قسم کی صنعتیں پائی جاتی ہیں جن کا مظاہرہ مصر کی گذشتہ نمائشوں میں ہوتا رہا ہے۔ مصر کی بین الاقوامی صنعتی نمائش میں جو ابھی پچھلے دنوں ہوئی تھی خاص مصر کی صنعت وحرفت کا بھی ایک شعبہ تھا۔ اس کو دیکھکر اندازہ ہو سکتا تھا کہ مصر کا انجینیرنگ کالج، دستکاری کا کالج، اور وہاں مشینری بنانے کا فن کس درجہ ترقی کر گیا ہے۔ یہاں کے آلات اور اوزار غیر ملکی آلات اور اوزاروں کے مقابلہ میں صفائی بہتری اور مضبوطی کے لحاظ سے سب سے بازی لے گئے ہیں۔ ان میں خاص طور سے آلاتِ سرجری، سنگ تراشی کے فولادی اوزار، گھڑیوں اور چھاپہ کی مشینوں کے پرزے بجلی، گیس کی مشینوں، موٹروں اور ہوائی جہازوں کے پرزے اتنے اچھے اور بہتر تھے کہ غیر ملکی آلات ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس نمائش کے دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصر نے اپنے ملک کے پرانے فن سنگتراشی کو بھی نیا جنم دیا ہے جس میں وہ کبھی نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔

شاہ فواد اول نے حکومت کے مختلف شعبوں میں اصلاحات نافذ کیں جن کی وجہ سے اس کی اقتصادی حالت بہت بہتر ہو گئی۔ ان کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ۱۹۱۷ء میں حکومت کی آمدنی دو کروڑ پونڈ سے بھی کم تھی اور ۱۹۲۶ء میں اسکی آمدنی ۴ کروڑ پونڈ سے بھی بڑھ گئی تھی۔ شاہ فواد نے صنعت وحرفت کو بھی بہت ترقی دی اور اسکی طرف بھی خصوصی توجہ مبذول کی۔ اسکا مظاہرہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۲ء کا وہ شاہی بیان بھی کرتا ہے جس میں تین تمغے دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان میں ایک کاشتکاروں کیلئے دوسرا اربابِ تعلیم کیواسطے اور تیسرا اربابِ صنعت کیلئے مخصوص تھا ــــــ شاہ فاروق کے دورِ حکومت میں جو مختلف وزارتیں اسوقت تک بنیں ان سب نے مصر کی مصنوعات کی سرپرستی کی اور انکی طرف پوری توجہ رکھی انھیں جب کبھی سرکاری ضرورت کے چیزوں کے خریدنے کا اتفاق ہوا تو ملک کی بنی ہوئی چیزوں کو ہی خریدا۔ اربابِ حکومت بہت سا روپیہ حکومت کی طرف سے وہ صنعت گروں کو پیشگی دیتے رہے اور صنعتی وحرفتی کالجوں کا معیار اتنا اونچا کر دیا کہ اہلِ مصر کو انکی طرف خواہ مخواہ رغبت پیدا ہو گئی پھر غیر ملکی اشیا کی درآمد پر طرح طرح کی پابندیاں لگائیں تاکہ انھیں مقابلہ کی ہمت نہ ہو۔ تجارت اور صنعت کیلئے ایک مستقل شعبہ قائم کیا گیا اور اسے ایک وزیر کی نگرانی میں دیدیا گیا۔ یہ وزیر اپنا فرض سمجھتا ہے کہ ملک کی صنعت وحرفت کی ترقی کی تدبیریں سوچے اور انہیں عملی جامہ پہنائے۔

[۱] ایک قنطار آجکل سو پونڈ کا ہوتا ہے۔ (المستمع العربی)